(۲۴)

اختلاط

نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش

ابوعبداللہ

(ہماراعزم)

☆سچائی کی پیروی☆

(WWW.KHIDMAT-ISLAM.COM)

(Email:KHIDMAT777@GMAIL.COM)

بسم الله،الحمد لله، والصلاۃ والسلام علی رسول الله

نئی نسل فتنوں کی زَد میں: عصر حاضر میں نئی نسل کثیر فتنوں کی زَد میں ہے، جیسے:
(۱)۔فتنہ کفروالحاد، (۲)۔دنیا پرستی /مادہ پرستی، (۳)۔بے حیائی /مرد وعورت کا اختلاط، (۴)۔انٹرنیٹ سوشل میڈیا، (۵)۔فرقہ پرستی.............وغیرہ

یہ سارے فتنے ہی اپنی جگہ پر بہت سنگین ہیں، لیکن ''**مردوعورت کا اختلاط**'' ان سب پر بھاری ہے۔اس فتنے کے علاوہ دیگر فتنوں کو کنٹرول کرنا نسبتاً آسان ہے۔لیکن یہ فتنہ چونکہ شدید جنسی جذبہ پر مبنی ہیجانی کیفیت رکھتا ہے، اسلئے اسکے سامنے بند باندھنا نہایت دشوار ہے۔ یہ فتنہ بڑی خاموشی سے نئی نسل کو اپنی لپیٹ میں لے گیا ہے۔اور انٹرنیٹ، شوشل میڈیا پر موجود گندے جنسی مواد نے جلتی پر تیل کا کام کر کے نئی نسل کو قابو کرلیا ہے۔

ماحول کا جادو: ماحول یا صحبت انسان پر جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔انسان نے اسی طرح کا ہوجانا ہوتا ہے جس طرح کی اسکی صحبت، ماحول اور دوستیاں ہوں۔ جب تک بُری صحبت سے سخت اجتناب اور اچھی صحبت کو اختیار نہ کیا جائے، برائی کی قباحتوں سے بچنا ممکن نہیں۔ بالخصوص جنسی شہوات جن کی شدت تمام جذبات سے بڑھ کر ہے، اگر اس میں اختلاط، بے تکلف گفتگو، میل ملاپ، بالخصوص شوشل میڈیا پر موجود گندا مواد.....ان سے کوسوں دور نہ رہا گیا تو انکے زہریلے اثرات کی ہلاکت سے بچنا ممکن نہیں۔لہٰذا اہل ایمان کو اپنے دین وایمان کو بچانے کیلئے اختلاط سے ہر ممکن بچنا ہے۔مگر یہ کہ انتہائی مجبوری کے تحت قانون کو ملحوظ رکھتے ہوئے۔

نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش: ویسے تو سبھی اس فتنے کی زَد میں ہیں، لیکن نوجوان نسل جس نے اپنے کیرئیر کیلئے تعلیم حاصل کرنی ہے، معاشی ذمہ داریوں کیلئے جاب کرنی ہے..... یہ اس فتنے سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔قرآنی احکامات سے دوری کی بنا پر الا ماشاء اللہ مسلمان کلّی دین کو اختیار کرنے کی بجائے جزوی دین (Partial Islam) پر عمل پیرا ہیں۔ دین کے جو احکامات راس آتے ہیں یعنی دنیا میں رکاوٹ کا باعث نہیں بنتے ان پر تو عمل کرلیا جاتا ہے، لیکن جو رکاوٹ کا باعث بنیں انہیں چھوڑ دیا جاتا ہے یا مختلف باطل تاویلات کے ذریعے انہیں جائز کرلیا جاتا ہے۔اور

اللہ کی حدود پر کھڑا ہونے والوں پر تنگ نظر اور بنیاد پرست (Fundamentalist) کے فتوے لگا دیئے جاتے ہیں۔ یوں ہمارے اسکول، یونیورسٹیاں، ادارے، آفس، بزنس..... کچھ بھی اس کی زَد سے بچ نہیں پایا۔ بلکہ بات بہت آگے نکل چکی ہے۔ اشتہارات ہوں یا پبلک ڈیلنگ کا معاملہ، تجارت، ملازمت اور کاروبار سمیت زندگی کے ہر شعبہ میں بے پردگی و بدنظری کا سیلاب اُمڈ آیا ہے۔ گلی، محلّہ، بازار، دفتر، دوکان، موبائل، ٹی وی...... ہر جگہ خواتین سے واسطہ ہے، اور نوبت یہاں تک جا پہنچی ہے کہ الا ماشاءاللہ کلمہ گو ہونے کے باوجود بھی خواتین کے لباس درست نہیں رہے۔ ان حالات میں نوجوان نسل کیلئے حیاء پر قائم رہنا اور اپنے ایمان کو بچانا انتہائی دشوار ہو چکا ہے۔ یہ اہل ایمان نئی نسل کیلئے اب بہت بڑا چیلنج ہے، جس کی زَد سے بچنا انتہائی مشکل ہو چکا ہے۔ چنانچہ من مرضی کرتے ہوئے پورے دین کی بجائے من پسند جزوی دین اختیار کرنا خالق کے نزدیک کتنا بڑا جرم ہے؟ ملاحظہ کریں ہماری تحریر: (جزوی اسلام کا نتیجہ)

<u>انتہائی ضرورت کے تحت</u>: مرد و عورت انتہائی ضرورت کے تحت اگر کوئی اور چارہ نہ ہو تو پردے کے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے، پردے کی اوٹ میں یا آمنا سامنا ضروری ہو تو نظریں جھکا کر باہمبات چیت کر سکتے ہیں جیسے: خرید و فروخت، مشورہ، بیماری کیلئے ڈاکٹر کو کنسلٹ کرنا...... وغیرہ۔ لیکن خواتین کا رویہ بہت لچک و نرمی کی بجائے ذرا خشک ہونا چاہیے۔

<u>مرد کیلئے جواز</u>: ایمان کا تقاضا تو یہی ہے کہ مرد ہو یا عورت، بلاضرورت اختلاط سے سب نے ہر ممکن بچنا ہے۔ لیکن اسلام نے معاشی ذمہ داری چونکہ مرد پر عائد کی ہے، اسلئے مرد حضرات کیلئے مجبوری کی حالت میں مخلوط اداروں میں تعلیم حاصل کرنے اور ذریعہ معاش کیلئے جاب کرنے کا جواز نکلتا ہے۔ تاہم انتہائی احتیاط سے اپنا دامن بچاتے ہوئے مقصد پورا کرنے کی ضرورت ہے۔ اسکے برعکس چونکہ عورت کی بنیادی ذمہ داری ذریعہ معاش نہیں، اسلئے اہل ایمان کو اپنی خواتین کیلئے ہر ممکن اس قباحت سے بچا کر اختلاط سے پاک اداروں کا انتخاب کرنا چاہئے۔

اب ہم مذکورہ (حیاء اور اختلاط) کے حوالے سے خالق کے احکامات کی روشنی میں معاملے کی سنگینی اور اسکی وضاحت اور بچنے کی تدابیر سے مختصراً آگاہی حاصل کرتے ہیں۔ تا کہ حقیقی اہل یمان کیلئے بات

واضح ہو جائے۔اس ضمن میں تفصیلی رہنمائی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر:(پردہ)

معاملے کی سنگینی

سب سے پہلے ہم قرآن وسنت سے معاملے کی سنگینی سے آگاہی حاصل کرتے ہیں،اسکے بعد مزید اہم پہلو سمجھیں گے۔اس غلاظت سے بچانے کیلئے،اللہ تعالیٰ نے بے حیائی کی جانب جانے والے تمام راستوں کو سختی سے بند کرنے کا حکم دیا:

﴿ وَ لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ ﴾(الانعام:151)

''اور بے حیائی کے (جتنے طریقے ہیں) ان کے قریب بھی نہ پھٹکو خواہ وہ علانیہ ہوں یا پوشیدہ۔''

یعنی جو ذرائع بھی بدکاری کا سبب بن سکتے ہیں،ان سے کوسوں دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔بچنے کا واحد حل بھی یہی ہے کہ فاصلے پر رہیں،قریب جائیں ہی نہ ورنہ آگ سے بچ نہ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمارے فائدے کیلئے تمام نسل انسانی کو خبردار کردیا:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ﴾(سورہ نور:19)

''بلاشبہ وہ لوگ جو بے حیائی پھیلانا چاہتے ہیں اہل ایمان میں،ان کے لئے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے۔''

پھر آخر کیوں ہم بہت ہی حقیر،عارضی فائدوں،اپنا کاروبار چمکانے کیلئے عورت کو شوپیس بناتے ہوئے بے حیائی پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں.....؟

فرامینِ رسول ﷺ سے عبرت

ہر وہ شخص جسے ہمیشہ کی زندگی کی فکر ہے،وہ پیارے رسول ﷺ کی تنبیہات پر غور و فکر کرتے ہوئے،آگ سے بچنے کی فکر کرے:

ایمان اور حیا لازم وملزوم: جہاں ایمان ہوگا وہاں حیا ضرور ہوگی۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فان الحیاء من الایمان))(متفق علیہ،مشکوٰۃ کتاب الادب،5070)

''حیاء ایمان میں سے ہے۔''

جس میں حیاء نہیں! نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((اذالم تستح فاصنع ما شئت)) (بخاری: باب حیا وشرم)

''جب حیا نہ رہی تو پھر جو چاہو کرو۔''

یعنی: اسلام کا پٹہ اتر گیا، اللہ کے کاغذوں سے نکل گیا، شاید حساب کتاب ہی نہ ہو۔

واضح رہنمائی: آپ ﷺ نے واضح کر دیا:

''غلط دیکھنا آنکھ کا زنا ہے، غلط بولنا زبان کا زنا ہے اور نفس، تمنا اور خواہش کرتا ہے اور شرمگاہ ان تمام امور کی تصدیق یا تکذیب کرتی ہے۔'' (بخاری: 6343)

خلوت میں عورت کے پاس جانا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''غیر محرم عورتوں کے پاس تنہائی میں جانے سے بچو، ایک انصاری نے پوچھا اے اللہ کے رسول ﷺ! دیور یا جیٹھ وغیرہ کے بارے میں بتلائیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دیور یا جیٹھ تو موت ہے۔'' (بخاری: 5232)

نوٹ: آپ ﷺ نے ممانعت کیلئے 'حمو' کا لفظ استعمال فرمایا، جس سے مراد خاوند کے قریبی رشتہ دار: بھائی، بھتیجا، بھانجا، چچازاد، ماموں زاد بھائی .... وغیرہ ہیں۔

معلوم ہوا، اہل خانہ سے زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے، کیونکہ اجنبیوں کی نسبت گھر کے افراد کے ساتھ زیادہ مواقع میسر آتے ہیں۔

مزید فرمایا: ((لا یخلون رجل با امراۃ الا مع ذی محرم)) (بخاری: 5233)

''کوئی مرد ہرگز کسی غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے۔''

یعنی مرد اور عورت اکیلے کہیں بھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ ایک اور حدیث (ترمذی: ۹۳۷) میں آپ ﷺ نے فرمایا جب بھی غیر محرم مرد اور عورت اکٹھے ہوں گے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوگا۔

باریک اور تنگ لباس: باریک اور تنگ لباس شرم وحیاء کے منافی ہے، جسے پہننے پر آنحضرت ﷺ نے سخت ترین وعید فرمائی:

''وہ عورتیں جنہوں نے (بظاہر) لباس پہنا ہوا ہے(لیکن) درحقیقت (انکے بدن ننگے) ہیں،وہ (لوگوں کو اپنی جانب) مائل کرنے والی ہیں،مٹک مٹک کر چلنے والی،ان کے سر لمبی گردنوں والے اونٹوں کی کوہانوں کی طرح اٹھے ہوئے ہوں گے(یعنی بالوں یا جوڑوں کے سٹائل سے)،وہ عورتیں جنت میں داخل نہ ہوں گی (بلکہ) جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گی،جبکہ جنت کی خوشبو بہت دور کی مسافت سے (بھی)محسوس کی جاسکے گی۔''(مشکوٰۃ:3524،مسلم)

شدید احتیاط کی وجہ

مذکورہ حوالے سے اتنی شدید احتیاط کا تقاضا کیوں کیا گیا ہے؟اس حوالے سے ایک مسلمان کیلئے تو یہی بات کافی ہے کہ: اللہ تعالیٰ بہت باحیا ہے،حیا اسکے نزدیک بے حد پسندیدہ ہے،جبکہ شیطان بہت بے حیاء ہے اور اسے بے حیائی سے شدید محبت ہے۔تاہم اس ضمن میں سخت احکامات کی کئی وجوہات میں سے درج ذیل تین بنیادی وجوہات ہیں:

(۱)۔سب سے شدید جذبہ، (۲)۔تطہیر،(۳)۔پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی

(۱)۔سب سے شدید جذبہ: خالق نے نسل انسانی کی بقا کیلئے مرد وعورت میں انتہائی زبردست جنسی جذبات رکھے ہیں،جو ہیجانی کیفیات رکھتے ہیں۔شہواتِ انسانی میں سے سب سے بڑا جذبہ یہی ہے،جیسا کہ خالقِ کائنات نے سات قسم کی انسانی شہوات میں سے سب سے پہلے اسی کا ذکر کیا:

﴿زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ .....﴾(آل عمران:14)

''مرغوب چیزوں کی محبت انسان کے لئے مزین کردی گئی ہے جیسے عورتیں....''

نبی کریم ﷺ نے بھی اسے انسانیت پر سب سے بڑا فتنہ قرار دیا،ارشادفرمایا:

''میں نے اپنے پیچھے، مردوں کیلئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ نہیں چھوڑا۔''(بخاری کتاب النکاح،5096)

ظاہر ہے اس قسم کی انتہائی شدید صورت حال کے مضر اثرات سے انسانیت کو بچانے کیلئے خالق نے شرم وحیاء اور پردہ کا سخت تقاضا کیا ہے،جس پر عمل پیرا ہوئے بغیر تباہی و بربادی سے بچنا ممکن نہیں۔

(۲) تطہیر: بے پردگی و بدنظری قلب کی گندگی اور نجاست کا سبب ہے۔یہ انسان کی روحانیت اور

اخلاق وکردار کو تباہ کر کے رکھ دیتی ہے۔سکون واطمینان جا تا رہتا ہے اسکی جگہ اضطراب، بے سکونی، بے چینی اور گندگی لے لیتی ہے۔ پروردگار نے فرمایا:

﴿ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ ﴾ (الاحزاب:53)

’’یہ (حجاب و پردہ) تمھارے اور انکے دلوں کی پاکیزگی کا بہترین ذریعہ ہے۔‘‘

پردہ اور شرم وحیا اگر اٹھ جائے تو عورت کی عزت وعصمت کے چھن جانے سے صاف اور پاکیزہ نسل انسانی کی دستیابی کی راہیں مسدود ہو جاتی ہیں۔

(۳) پاکیزہ نسلِ انسانی کی دستیابی: اس شدید جذبے کی غایت نسل انسانی کی بقاہے اور حیاء کے سخت قانون کو ملحوظ رکھے بغیر صاف اور پاکیزہ نسل کی دستیابی ممکن نہیں۔ یقیناً ہم میں سے ہر کوئی یہی چاہے گا کہ اس کا اپنا وجود، اسکی ماں، بہن، بیٹی.... پاکیزہ ہوں جو کہ اللہ کے قانون پر کاربند ہوئے بغیر ممکن نہیں۔

بے حیائی کے زہریلے اثرات

میل فی میل کے بلاتکلف میل ملاپ، شوشل میڈیا، انٹرنیٹ، موبائل، کے گندے مواد.... کے درج ذیل زہریلے اثرات مرتب ہوتے ہیں:

(۱)۔ **روحانی تنزل:** انسان کی روحانی نمو رک جاتی ہے اور روحانی وجود کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

(۲)۔ **ذہنی آلودگی:** روح کے پراگندہ ہونے کی وجہ سے ذہن آلودہ ہو جاتا ہے اور انسان بے حیائی کی گندگی کی نحوست کی لپیٹ میں آکر دین وایمان، اللہ کی تائید و رحمت اور سکون اطمینان کی عظیم دولت سے محروم ہو جاتا ہے۔

(۳)۔ **اضطراب:** روحانی وجود کی موت واقع ہونے سے قلبی اطمینان جا تا رہتا ہے اور اسکی جگہ بے چینی، بے سکونی اور اضطراب کی ذلت انسان کو گھیر لیتی ہے۔

(۴)۔ **بدکاری تک نوبت:** اس ضمن میں اللہ کے قانون کو ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے باہمی اختلاط اور بے تکلفی..... بالآخر انسان کو بدکاری کی ہلاکت تک لے جاتی ہے۔اور آج ہم اختلاط کے یہ زہریلے اثرات بھگت رہے ہیں۔ جہاں جہاں بھی غیر محرم میل فی میل یکجا ہیں اور احکامات خداوندی کو سختی سے ملحوظ نہیں رکھا جارہا: وہ جگہیں، گھر، دفاتر، ادارے اور

معاشرے.....اسی قسم کی داستانیں سنا رہے ہیں۔اور جس طرح سے اختلاط اور شوشل میڈیا پر موجود گندے جنسی مواد نے عصرِ حاضر میں انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لیا ہے، اس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔

یہ حقیقت ہے کہ: مالی بے عدلی معاشی موت، جبکہ بے حیائی، روحانی موت کا سبب ہے۔

بچنے کے ذرائع

چونکہ یہ جذبہ سب سے شدید ہے، اسلئے اس سے بچت کیلئے بہت احتیاط کی ضرورت ہے جیسے: (۱)۔اللہ کے قانون کو سختی سے ملحوظ رکھنا، انتہائی مجبوری کے علاوہ باہمی اختلاط سے ہر ممکن بچنا، (۲)۔اللہ کی رضا اور اخروی انجام کو پیش نظر رکھنا، (۳)۔غلط ماحول، غلط صحبت سمیت اختلاط سے ہر ممکن بچنے کی کوشش کرنا۔انٹرنیٹ، شوشل میڈیا پر موجود گندے جنسی مواد سے سخت اجتناب کرنا، کوسوں دور رہنا۔اس ضمن میں ذرا سی بے احتیاطی بھی ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے، (۴)۔نکاح میں تاخیر سے بچنا۔اور (۵)۔بدکاری پر سزا کے قانون کے نفاذ کو یقینی بنانا۔

<u>بات آگ سے بچنے کی ہے!</u> چونکہ نفسِ انسانی کو خواہشات میں سے سب سے زیادہ محبوب جنسی شہوات ہیں اور شیطان کو بے حیائی بہت محبوب ہے:

﴿وَ یَاۡمُرُکُمۡ بِالۡفَحۡشَآءِ﴾۔"اور (شیطان) تمھیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے" (البقرہ :268)

اسلئے نسل انسانی عموماً شرم وحیاء پر آنے اور قانون الٰہی کو اپنانے پر کسی صورت آمادہ نہیں۔

یاد رکھیں! آگ سے دور رہ کر ہی آگ کی تپش سے بچاؤ ممکن ہے۔کوئی آگ کے قریب رہے اور کہے کہ اسے آگ کچھ نہیں کہہ سکتی تو یہ بہت بڑی بے وقوفی ہے۔

بی بی زلیخہ کا سیدنا یوسف علیہ السلام کے ساتھ قریباً ماں کا رشتہ بنتا تھا، اسکے باوجود بھی وہ عورت قریب آنے کی وجہ سے سیدنا یوسف علیہ السلام پر مائل ہوگئی اور حدود کو تجاوز کرنے تک جا پہنچی۔پروردگار نے اپنے پیغمبر کو دلیل اتار کر معجزانہ طور پر بچایا، ارشاد ہوا:

﴿وَ لَقَدۡ ہَمَّتۡ بِہٖ ۚ وَ ہَمَّ بِہَا لَوۡ لَاۤ اَنۡ رَّاٰ بُرۡہَانَ رَبِّہٖ ؕ کَذٰلِکَ لِنَصۡرِفَ عَنۡہُ السُّوۡٓءَ وَ الۡفَحۡشَآءَ ؕ اِنَّہٗ مِنۡ عِبَادِنَا الۡمُخۡلَصِیۡنَ ۝﴾ (سورہ یوسف:12: آیت:24)

''اس عورت نے قصد کیا یوسف کا اور وہ بھی کر بیٹھتے اگر وہ اپنے پروردگار کی دلیل نہ دیکھتے۔ یونہی ہوا اس واسطے کہ ہم اس سے برائی اور بے حیائی دور کر دیں اور بلاشبہ وہ ہمارے چنے ہوئے بندوں میں سے تھے۔''

تو ہم کس باغ کی مولی ہیں؟ زندگی کے ہر شعبہ: تجارت، کاروبار، ملازمت، اسکول، ہسپتال..... میں قانونِ الٰہی کے خلاف مرد و عورت کو یکجا کر کے اسکے قبیح اثرات سے ہم کیسے بچ سکتے ہیں؟

جس پر یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ یہ زندگی بہت عارضی ہے، یہ امتحان گاہ ہے، جہاں ہم ہمیشہ کی زندگی کے لئے زادِ راہ کمانے کیلئے آئے ہیں۔ وہ تو ضرور عارضی لذات اور حقیر فائدوں کی بجائے ہمیشہ کے عظیم فائدوں کو ترجیح دے گا اور ہمیشہ کی آگ سے بچنے کی فکر کرے گا۔

قانون کا خلاصہ

وہ خوش نصیب جو محض چند روزہ حقیر مزوں کی بجائے لافانی اخروی فوائد کے خواہاں ہوں، قرآن و سنت کی روشنی میں پردے کے حوالے سے قانون کے اہم نکات کو ملحوظ رکھنے کا عزم کریں:

(۱)۔''ستر'' بدن کے اس حصے کو چھپانے کا نام ہے جس کے چھپائے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں مرد کا ضروری ستر ناف سے لے کر گھٹنوں تک ہے یعنی گھٹنے ستر میں شامل ہیں، جبکہ عورت کا پورا جسم سوائے تین اعضا: چہرہ، دونوں ہتھیلوں اور دونوں قدموں کے ستر میں شامل ہے۔ نماز کیلئے تو عورت کا یہی ستر ہے، لیکن بیرون خانہ زندگی میں جسم کے دیگر اعضا کے ساتھ ساتھ نامحرموں سے سر سمیت چہرے کا پردہ بھی ضروری ہے، جس کیلئے جلباب کا حکم دیا گیا ہے۔ جبکہ اندرون خانہ زندگی میں گھریلو محارم کی موجودگی میں بھی دیگر اعضا کے ساتھ ساتھ چھاتی کو بالخصوص خمار سے ڈھانپنے کا حکم ہے اور چہرے کا پردہ ضروری نہیں۔ دلائل سے آگاہی کیلئے دیکھئے ہماری تحریر: (پردہ)

(۲)۔ عورت کی بنیادی ذمہ داری گھر داری ہے۔ عورت کا اصل مقام اسکا گھر ہے، بقدر ضرورت حتیٰ کہ جائز سیر و تفریح کیلئے بھی گھر سے نکلنا جائز ہے، لیکن واپسی تک پردہ کے اہتمام کے ساتھ رہنا ہوگا۔

(۳)۔حصولِ تعلیم اور جاب (اگر مجبوراً کرنی پڑ جائے) تو وہ فی میل سیکشن میں ہونی چاہئے یا جہاں موزوں حالات ہوں ہر ممکن اختلاط سے بچاؤ کے ساتھ۔

(۴)۔ضرورت کے تحت وقتی اختلاط میں مرد اور عورت دونوں کو نظریں نیچی رکھ کر بات کرنے کا حکم ہے۔غیر محرم پر ایک نظر معاف ہے، پہلی نظر کے بعد فوراً نظر پھیر لی جائے۔

(۵)۔عموماً لوگ علماء، پیروں اور اساتذہ وغیرہ سے پردے کا اہتمام نہیں کرتے جو کہ خالق کے قانون کے خلاف ہے اور اس خلاف ورزی کے سنگین نتائج بھی بھگتنے پڑ رہے ہیں۔

(۶)۔عورت ضرورت کے تحت پردہ کے پیچھے، ٹیلفون وغیرہ پر یا کہیں سامنا ہو جانے پر (نظریں جھکا کر) نامحرم سے بات کرسکتی ہے، لیکن لچک و نرمی کی بجائے ذرا خشک لہجے میں۔

(۷)۔بیرونِ خانہ زندگی میں ہر ممکن چہرے کے پردے کو ملحوظ رکھا جائے، لیکن اگر حالات اجازت دیں یعنی جہاں فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو وہاں چہرہ کھولا جاسکتا ہے۔

(۸)۔عورت گھر میں ہو تو، خاوند کی عدم موجودگی میں، کسی نامحرم کو گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔

(۹)۔کسی بھی تنہائی کی جگہ پر اکیلی عورت اور غیر محرم مرد اکٹھے نہیں ہو سکتے۔

(۱۰)۔تزکیہ نفس کیلئے بے حیاء عورتوں سے بھی باحیا عورتوں کو زیادہ اختلاط سے اجتناب کرنے کی ضرورت ہے تاکہ بے حیائی کا رنگ چڑھنے سے بچ سکیں۔

(۱۱)۔عمر رسیدہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی عمر سے گزر چکی ہوں، چادر یا برقعہ سے مستثنیٰ ہیں۔

<u>مشترکہ فیملی سسٹم:</u> میں رہتے ہوئے: حیا کا تقاضا ہے کہ: باہمی اختلاط، بلاضرورت اور بے تکلف گفتگو سے بچیں۔باہم آمنے سامنے ہونے پر نظریں نیچی رکھیں یا رخ پھیر لیں۔مرد اچانک سامنے آنے کے بجائے، ذرا کھڑکار (کھانس) کر گھر میں داخل ہوں۔

<u>علاج معالجہ:</u> کیلئے پہلے محرم تلاش کیا جائے، یا لیڈی ڈاکٹر سے علاج کروایا جائے، اگر لیڈی ڈاکٹر میسر نہ ہو تو مرد ڈاکٹر سے اس اصول: 'الضرورۃ تقدر بقدر الضرورۃ' یعنی مجبوراً جتنے بدن کا دکھانا ضروری ہے صرف اسی کو دکھایا جائے۔

بے پردہ برقعہ: پرکشش، شوخ کڑھائی سے مزین، تنگ برقعہ جو جسم کے ساتھ چپکا ہو، ہرگز پردہ نہیں بلکہ مزید رغبت کا باعث ہے۔ اسکے برعکس برقعہ: ڈھیلہ ڈھالہ، سادہ اور باوقار، نسبتاً دبیز جو پورے جسم کو ڈھانپ لے، ہونا چاہیئے۔ اسی طرح غیر محرم کے سامنے عورت کا: تنگ، باریک لباس، آدھی آستینیں پہننا بھی سخت ممنوع ہے۔

کسی کے بھی فائدہ میں نہیں!

اگر سوچا جائے تو بے حیائی کسی کے بھی فائدے میں نہیں۔ ہر کوئی یہ تو ضرور چاہتا ہے کہ اسکی: ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کی عزت محفوظ رہے۔ جس کی طرف بھی غلط نظر ڈالی جا رہی ہے، وہ بھی کسی نہ کسی کی ماں، بیوی، بیٹی یا بہن ہے۔ اگر ہمیں اپنی ماں، بیوی، بیٹی اور بہن کیلئے ایسی صورت حال سے ناگواری ہے، تو پھر ہم دوسروں کے متعلق ایسا کیوں سوچیں.......؟

یادرکھیں! ساری کائنات اللہ کی ہی مِلک ہے، تمام وسائل اسی کے قبضہ میں ہیں۔ اگر ہم اللہ کو مانتے ہیں تو ہماری ترقی اسکی فرمانبرداری کے ساتھ مشروط ہے۔ اسے ناراض کر کے ہم کبھی بھی حقیقی معنوں میں خوشحال نہیں ہو سکتے، کوئی فائدہ مل بھی گیا تو وہ بہت عارضی ہوگا۔ دنیا و آخرت کی ذلت سے بچنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم دنیا کو اسلام کی چھتری کے تابع کرلیں۔ خواتین کی تعلیم و تربیت اور ملکی تعمیری سرگرمیوں کیلئے حتی الامکان اختلاط سے پاک الگ ادارے قائم کیے جائیں۔ اسلام میں عورت کے حقوق سلب نہیں کیے گئے بلکہ اسکے اپنے فائدے اور عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے بے پردگی اور مردوں کے اختلاط سے منع کیا گیا ہے۔

اللہ ہمیں نفس و شیطان کے مکر و فریب سے بچنے اور جلد از جلد اپنے قانون کو حقیقی معنوں میں ماننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

✡✡✡✡✡

سچی سُچی رہنمائی (Pure Guidance)

پمفلٹ (Pamphlets)

عام لوگوں کیلئے اہم موضوعات پر ضخیم تحاریر کی بجائے پمفلٹ کی شکل میں زندگی تبدیل کرنے والی مختصر تحاریر

1	ہماری حقیقت (نفس اور روح)	2	دین کی اصل
3	ایمان کی مختلف حالتیں	4	ہدایت پر ضروری معلومات
5	اصل اور جواز	6	تطبیق: ہدایت کیلئے ناگزیر
7	قرآن سے رہنمائی پر ایک بڑی غلط فہمی	8	قرآن فہمی کی اہمیت
9	جزوی اسلام کا نتیجہ	10	توبہ اور بخشش کا قرآنی ضابطہ
11	قتلِ ناحق (ایک بڑی غلط فہمی کا ازالہ)	12	قلب کی حالتیں
13	اخروی زندگی کی جھلک	14	ابدی زندگی کی حسرتیں
15	فریضہ دعوت و اصلاح	16	جہاد (زیرِ تحریر)
17	انفاق فی سبیل اللہ	18	زندگی کیا ہے؟
19	موت کو دریافت کرنا	20	تزکیہ و تقویٰ
21	سکون کے ذرائع	22	نظروں سے اوجھل بے عدلی کی شکلیں
23	خضاب کی شرعی حیثیت	24	اختلاط: نوجوان نسل کیلئے بڑی آزمائش
25	ابلیس انتہائی مکار دشمن	26	

﴿آئیں دنیا و آخرت کی کامیابی کیلئے پیغام حق کی کاوش کو دوسروں تک پہنچانے میں تعاون کریں﴾

نوٹ: دیانتداری سے کوشش تو پوری کی گئی ہے کہ سچائی کو واضح کیا جائے۔ لیکن انسانی کاوش خطا سے پاک نہیں۔ اسلئے جو بھی کوئی خطا ہوئی ہوگی تو وہ دانستہ نہیں، بلکہ سہواً ہوئی ہوگی۔ لہٰذا اگر کہیں کوئی کمی بیشی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں۔ ہم آپ کے بے حد ممنون ہوں گے۔